مرد و عورت کی نماز اور متعلقاتِ نماز میں 16 فرق پر مُشتمل کتابِ مستطاب

الفُروق المُفہِمۃ فی صلاۃ الرّجل والمرءۃ المُسلِمۃ

بنام

سلسلۂ قمریہ نمبر: 2

مرد و عورت کی نماز میں فرق



ازقلم

علامہ توصیف رضا عطاری مدنی سلّمہ الغنی

متخصص فتاوی مرکز تربیت افتا (پاکستان)

مُصدِّق و مصحح

مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی اَدامَ ظِلُّہُ النُّعمی

رئیس فتاوی مرکزِ تربیتِ اِفتا (پاکستان)

پیش کش: مجلس فتاوی مرکزِ تربیتِ اِفتا (پاکستان)

فہرست

14	6-قعدہ میں عورت کے لیے تورّک کرنے کا حکم	
15	7-مرد عورتوں کی اِمامت کر سکتا ہے، جب کہ عورت مردوں کی اِمام نہیں بن سکتی	
16	8۔عورت عورتوں کی امامت بھی نہیں کرواسکتی	
17	9۔عورتوں کا نماز میں صف بنانے کا حکم	
18	10۔عورتوں کا اَذان واِقامت کہنا مکروہ ہے	
19	11۔عورتیں جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتیں	
20	12۔عورتیں عید کی نماز اَدا نہیں کر سکتیں	
21	13۔عورت کا نماز میں مرد اِمام کو لقمہ دینے کا طریقہ	
22	14۔عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنے کا حکم	
23	15۔فجر کی نماز میں مردوں کو اَسفار میں پڑھنا اور عورتوں کے لیے غلس میں پڑھنا مستحب ہے۔	
24	16۔مرد ننگے سر نماز پڑھ سکتا ہے، جب کہ عورت کے لیے ننگے سر نماز پڑھنا حرام ہے۔	

انتساب!

میں اپنی اِس ادنی سی کاوش کو اپنے والدین، پیر و مرشد اور تمام اساتذہ کرام کے نام کرتا ہوں ، جن کی بدولت میں یہ کام کرنے کے قابل ہوا۔

پیشِ لفظ

نماز دینِ اسلام کا ستون اور بندے اور اس کے رب کے درمیان سب سے مضبوط تعلق کا ذریعہ ہے، اس لیے اس کی ادائیگی میں پائے جانے والے احکام و آداب کا صحیح علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ شریعتِ مطہرہ نے مرد و عورت دونوں کے لیے نماز کو فرض قرار دیا ہے، تاہم فطری ساخت، حیا اور پردے کے تقاضوں کے پیشِ نظر بعض عملی امور میں فرق بھی بیان فرمایا ہے، جن سے لاعلمی کی وجہ سے اکثر لوگوں میں ابہام اور اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس رسالے کی تدوین کی گئی ہے، تاکہ مرد و عورت کی نماز میں پائے جانے والے ان فقہی فروق کو قرآن و سنت، اور معتبر فقہی مصادر کی روشنی میں نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کیا جا سکے۔ اس رسالے میں نہ تو غیر ضروری طوالت اختیار کی گئی ہے اور نہ ہی بالکل اِختصار سے کام لیا گیا ہے، بل کہ مقصد یہ ہے کہ قاری کو دلیل کے ساتھ مسئلہ سمجھ میں آجائے اور وہ اطمینان کے ساتھ اپنے عمل کی اصلاح کر سکے۔ اس رسالے کا منظر عام پر آنا رئیس فتاوی مرکز تربیتِ افتا (پاکستان) مہتاب ملت مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی مد ظلہ العالی کی خصوصی توجہ و محنت کا نتیجہ ہے کہ استاذ محترم کا ہر حوالے سے تربیت فرمانا جیسے کونسی فقہی ابحاث شامل کرنی ہیں، ترتیب کس طرح دینا، املا پھر رموزِ اوقاف اور کئی مرتبہ اپنے شاگردوں سے اس کی پروف کروانا وغیرہ۔

یہ علمی کاوش استاذ محترم مہتاب ملت مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی مد ظلہ العالی کے قائم کردہ اِدارہ مرکز تربیتِ افتا (پاکستان) کے اس تعلیمی و تربیتی ماحول کا نتیجہ ہے، جہاں طلبہ کو نہ صرف فتاوی نویسی کی مشق کرائی جاتی ہے بل کہ تحریری طور پر مضبوط کرنے کے لیے

مختلف موضوعات پر رسائل بھی لکھوائے جاتے ،اِدارہ مرکز تربیتِ افتا (پاکستان) کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسے اہلِ علم تیار کیے جائیں جو امت کی درست رہنمائی کر سکیں اور شرعی مسائل کو سہولت اور حکمت کے ساتھ عوام تک پہنچائیں۔

اللہ تعالیٰ استاذ محترم کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور مزید دین کی اشاعت کا کام لے اور اس مختصر رسالے کو قبول فرمائے ،اسے مصنف اور قارئین دونوں کے لیے نافع بنائے، اور ہمیں صحیح علم کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یاسر عباس عطاری مدنی
متخصص: فتاوی مرکز تربیتِ افتا (پاکستان)

مقدمہ

الحمد لله ربّ العالمين، حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه كما يحب ربنا ويرضى، والصلاة والسلام على سيد المرسلين وإمام المتقين، محمدٍ وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد!

فقہِ اسلامی کی اَساس کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آثارِ صحابہ رضی اللہ عنھم اور ائمۂ مجتہدین کی فقہی تعبیرات پر قائم ہے۔ شریعتِ مطہرہ نے عبادات کے باب میں مرد و عورت دونوں کو یکساں طور پر مخاطب کیا ہے، مگر بعض اَحکام میں حکمتِ شریعت کے پیشِ نظر اُن دونوں کے درمیان عبادت کے طریقے میں بنیادی فرق رکھا ہے۔ اِنہی مسائل میں سے ایک اَہم مسئلہ نماز میں مرد وعورت کا باہمی فرق ہے، جسے فقہاءِ اَحناف بالخصوص ائمۂ متقدمین و متأخرین نے نہایت وضاحت اور قوی دلائل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، جن کا رد نہیں کیا جاسکتا۔

اِس موضوع پر یہ مختصر رسالہ مرتب کرنے کی بنیادی وجہ یہ بنی کہ عصرِ حاضر میں عمومی طور پر خواتین نماز کی اَدائیگی میں مردوں کو نمونہ سمجھتی ہیں، جب کہ شریعت نے عورت کے لیے خاص کیفیتیں اور ہیئتیں مقرر فرمائی ہیں۔ دوسری طرف بعض لوگ بالخصوص غیر مقلدین مرد و عورت کی نماز کی اَدائیگی کے طریقے میں فرق کا اِنکار کرتے ہیں اور اِس کو قرآن و حدیث کے خلاف بیان کرکے دلیل و تحقیق کے نام پر عوام میں تشویش پیدا کردیتے ہیں، حالاں کہ یہ اَحکام نہ صرف فقہِ اِسلامی کے نصوص سے ثابت ہیں بل کہ صحابہ وتابعین کے آثار سے بھی مؤید ہیں۔ اِس علمی خلاء کو پُر کرنے اور عامۃ المسلمین تک صحیح موقف پہنچانے کی ضرورت پیش آئی، جس کی طرف ہمارے اُستادِ محترم مہتابِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی مہتاب قمر نعیمی مد ظلہ العالی نے توجہ دلائی اور ایک اِستفتا کے مختصر جواب کو رسالہ بننے میں ہر حوالے سے تربیت فرمائی کہ ہمارے

اِدارے "فتاوی مرکزِ تربیتِ اِفتا (پاکستان)" میں نہ صرف رسمِ اِفتا کے مطابق فتوی نویسی سکھائی جاتی ہے بل کہ فنِ تحریر میں بھی ماہر اَفراد تیار کیے جاتے ہیں۔

اِس رسالہ میں کوشش کی گئی ہے کہ مرد و عورت کی نماز کے فرق کو دلائل، آثار اور فقہی نصوص کی روشنی میں نہایت اِعتدال کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ مسئلہ تحقیقاً بھی واضح ہو اور تعلیماً بھی آسان ہو۔اِس سلسلے میں کتبِ حدیث، شروحِ حدیث، فقہِ حنفی کی معتمد متون و شروح جیسے الہدایہ، بدائع الصنائع، فتح القدیر، تبیین الحقائق، رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری سے براہِ راست اِستفادہ کیا گیا ہے۔

اس رسالہ میں مندرجہ ذیل چیزوں پر روشنی ڈالی گئی ہے:

1. مرد وعورت کی نماز میں فرق کا تحقیقی اِثبات کیا گیا ہے۔
2. ہر فرق کے لیے حدیثی اور فقہی دلیل کا ذکر کیا گیا ہے۔
3. عورت کی نماز میں پردے کی حکمت کو واضح کیا گیا ہے۔
4. مسائل کو اِس اَنداز میں بیان کیا ہے کہ ایک عام پڑھنے والا بھی بآسانی سمجھ سکے۔

نیز رسالے میں نماز کے علاوہ نماز سے متعلق ہی دیگر مسائل کو بھی ذکر کیا گیا ہے، جن میں مرد و عورت کے درمیان فرق ہے، مثلا: نماز جمعہ و عیدین کے واجب ہونے میں فرق، مرد و عورت کے اِمام بننے میں فرق، اِسی طرح اِن کا اَذان واِقامت کہنے کا حکم اور چند دیگر مسائل دلائل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔اَگرچہ یہ رسالہ مختصر ہے، لیکن موضوع کی حد تک جامع اور مستند مراجع سے ماخوذ ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اِسے مسلمانوں خصوصاً خواتین کی اِصلاح ورہنمائی کا ذریعہ بنائے اور اِسے ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

وما توفيقي إلا بالله، عليه توكلت وإليه أنيب۔

مرد وعورت کی نماز میں فرق

الاستفتاء: کیافرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ غیر مقلدین اِعتراض کرتے ہیں کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے، کیا مرد وعورت کی نماز کی اَدائیگی کے طریقے میں فرق ہے؟ اَحادیث وآثار وفقہی جزیات کے ساتھ مدلل جواب اِرشاد فرمادیں۔ (سائل: زین العابدین، کراچی)

باسمہ تعالی وتقدس الجواب: شریعتِ مطہرہ نے عورت کے لیے پردہ کولازم کیاہے، چاہے وہ نماز میں ہو یا غیرِ نماز میں، اِسی وجہ سے مرد اور عورت کی نماز میں اَدائیگی کے طریقہ کے حوالے سے کئی چیزوں میں فرق ہے، مثلاً: عورت تکبیرِ تحریمہ میں ہاتھ کندھوں تک اُٹھائے گی اور مرد کانوں تک اُٹھائے گا، عورت قیام میں ہاتھ سینے پر باندھے گی اور مرد ناف کے نیچے باندھے گا، عورت رکوع میں زیادہ نہیں جھکے گی اور نہ ہی گھٹنوں پر زور دے گی جب کہ مرد خوب جھکے گا اور گھٹنوں پر زور دے گا، نیز عورت سجدے میں زمین سے چمٹ جائے گی، جب کہ مرد کی پنڈلیاں زمین سے، رانیں پیٹ سے اور کہنیاں زمین اور رانوں سے جدا رہیں گی، عورت قعدہ میں تورّک کرے گی، یعنی: اپنے دونوں پاؤں کو اپنے دائیں طرف باہر نکالے گی، جب کہ مرد بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھے گا اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے گا، نیز اِس کے علاوہ بھی دیگر چیزوں میں مرد و عورت کے اَحکام میں فرق

ہے، مثلاً: عورت پر جمعہ و عیدین کی نماز واجب نہیں ہے ،جب کہ مرد پر واجب ہے ،عورت کے لیے گھر میں نماز پڑھنا اَفضل ہے ،جب کہ مرد کے لیے مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے ،اِسی طرح عورت مردوں کی یا عورتوں کی اِمامت نہیں کروا سکتی ،جب کہ مرد دونوں کی اِمامت کروا سکتا ہے وغیرہ بہت سے ایسے مسائل ہیں ،جن کا ذکر اَحادیثِ مبارکہ و آثارِ صحابہ و اَقوالِ فقہا میں موجود ہے ،لہذا غیر مقلدین کا یہ کہنا کہ مرد و عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے ،درست نہیں ہے اور یہ بلا دلیلِ صحیح ، اَحادیثِ مبارکہ و آثارِ صحابہ کا اِنکار کرنا ہے۔

مرد و عورت کی نماز میں فرق کی بنیادی وجہ:

مرد و عورت کی نماز میں فرق کی بنیادی وجہ ستر یعنی پردہ ہے کہ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ میں عورت کو کامل پردہ کا حکم دیا گیا ہے ،چاہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو ،اِسی لیے نماز کے وہ اَرکان جن میں بے پردگی کا خوف رہتا ہے ،اُن میں عورتوں کو خاص اِحتیاط کرنے کا حکم دیا گیا ہے ،اِسی وجہ سے مرد و عورت کی نماز میں بھی فرق ہے ۔چناں چہ قرآنِ مجید میں عورتوں کو خوب پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ،اِس حوالے سے اِرشادِ باری تعالی ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی -1

1 ... سورۃ الاحزاب:33-

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیّت کی بے پردگی-1

اور حضور ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:

"المرءۃ عورۃ"۔2

ترجمہ: عورت چھپانے یعنی پردہ کی چیز ہے۔

اور عورت کے لیے کامل پردہ کا حکم ہے، اِسی وجہ سے عورت کے لیے ایسی جگہ نماز پڑھنا اَفضل ہے، جہاں سے اُسے کوئی نہ دیکھ سکے، اِس حوالے سے حدیثِ پاک میں ہے:

"عن ابن مسعود قال رسول الله صلوة المرأة في بيتها افضل من صلوتها في حجرتها وصلوتها في مخدعها افضل من صلوتها في بيتها "۔3

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے اَفضل

1 … کنز الایمان۔

2 … سنن الترمزی، 468/3، رقم الحدیث:1173، مطبوعۃ: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي - مصر ۔

3 … سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذلک، 156/1، رقم الحدیث:560، مطبوعۃ: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت ۔

ہے اور اُس کی نماز کوٹھڑی میں، گھر میں نماز سے افضل ہے۔

اور اِس حدیثِ پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی حنفی، متوفّٰی: 1391ھ لکھتے ہیں:

یہاں حجرے سے مراد صحن ہے کیوں کہ اُس کی طرف حجرے کے دروازے ہوتے ہیں، اِس لیے مجازًا اُسے حجرہ کہہ دیا گیا۔ مخدع، سامان کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں یہ خدع سے ہے، بمعنی چھپانا اور بیت رہنے کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں، بیتوتت سے ہے، بمعنی شب گزارنا، سامان کی کوٹھڑی دوسری کوٹھڑی کے پیچھے ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ چوں کہ عورت کے لیے پردہ بہت اعلیٰ ہے، لہذا جس قدر پردے میں نماز پڑھے گی، اُسی قدر بہتر ہوگا۔ 1

لہذا صورتِ مسئولہ میں غیر مقلدین کا یہ دعوی کرنا کہ مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے باطل ہے بل کہ مرد وعورت کی نماز میں مندرجہ ذیل چیزوں میں فرق ہے:

1۔ تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے میں فرق:

تکبیرِ تحریمہ کے وقت مرد کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں گے اور عورتیں سینے تک ہاتھ اُٹھائیں گی۔

---

1 ... مرآة المناجیح، 164/2، حدیث نمبر: 287، مطبوعۃ: قادری پبلیشرز، اردو بازار، لاہور۔

اِس حوالے سے حدیثِ پاک میں ہے:

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِهُمُو عَهُمْ اذْنَيْهِ ۔1

ترجمہ: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے تکبیر کہی تو اپنے کانوں کے اُوپر والے کناروں کے برابر ہاتھ اُٹھائے۔

اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم : یا وائل بن حجر اذا صلیت فاجعل یدیک حذاء أذنیک والمرأة تجعل یدیھا حذاء ثدییھا۔"2

ترجمہ: مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے وائل بن حجر! جب تم نماز پڑھو تو ہاتھ کانوں تک بلند کرو اور اور عورت اپنے ہاتھوں کو سینے تک اُٹھائے۔

اور اِس حوالے سے حضرت عطا بن اَبی رباح سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

" سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ : حَذْوَ

---

1 ... صحيح لمسلم،باب:استحباب رفع اليدين حزو المنكبين، 293/1 ،مطبوعة: دار إحياء التراث العربي - بيروت ۔

2 ... المعجم الكبير، ٢٢/١٩ ،رقم الحديث:٢٨ ،مطبوعة: مكتبة ابن تيمية - القاهرة۔

ثَدْيَيْهَا"-1

ترجمہ: حضرت عطاء بن اَبِی رباح رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ عورت نماز میں ہاتھ کہاں تک اُٹھائے؟ فرمایا: اپنے سینے تک۔

اِن روایات میں عورت کے لیے ہاتھوں کو کندھے اور سینہ تک اُٹھانے کا تذکرہ موجود ہے؛ لٰہذا عورت اپنے ہاتھ اِس طرح اُٹھائے گی کہ ہاتھوں کی اُنگلیاں کندھوں تک اور ہتھیلیاں سینہ کے برابر آجائیں، اِس فرق کی عقلی وجہ یہ ہے کہ اِس طرح ہاتھ اُٹھانے میں زیادہ ستر پوشی ہوتی ہے، جو عورت کے حق میں عین مطلوب ہے۔

اور عورتیں نماز میں اپنے کندھوں تک ہاتھ اُٹھائیں گی، اِس حوالے سے علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی حنفی، متوفّٰی: 1069ھ لکھتے ہیں:

"رفع اليدين للتحريمة حذاء الأذنين للرجل والأمة وحذاء المنكبين للحرة"-2

یعنی: مرد اور لونڈی کا تکبیرِ تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اُٹھانا سنت ہے اور آزاد عورت کے لیے کندھوں تک ہاتھ اُٹھانا سنت ہے۔

اور مرد اپنے کانوں کی لو تک اپنے ہاتھ اُٹھائے گا، اِس حوالے سے علامہ نظام الدین

---

1 ...مصنف ابن أبي شيبة: في المرأة إذَا افْتَتَحَتِ الصَّلَاةَ ، إلَى أَيْنَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا، ٢١٦/١ ،رقم الحديث: ٢٤٧١ ،مطبوعة: مكتبة الرشد - الرياض۔

2 ...مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح،فصل فى سننها، ٩٦/١،مطبوعة: المكتبة العصرية۔

حنفی، مُتوفّٰی: 1092ھ اور علماے ہند کی ایک جماعت نے لکھا:

"إذا أراد الدخول في الصلاة كبر ورفع يديه حذاء أذنيه حتى يحاذي بإبهاميه شحمتي أذنيه وبرءوس الأصابع فروع أذنيه"۔1

یعنی: مرد جب نماز شروع کرنے کی نیت کرے تو اللہ اکبر کہہ کر اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں تک اِس طرح اُٹھالے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر اور ہاتھوں کی اُنگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر ہو جائیں۔

اوراِس حوالے سے علامہ اَبوالحسن علی بن الحسین حنفی، مُتوفّٰی: 461ھ لکھتے ہیں:

ينبغي للرجال ان يرفعوا ايديهم الى حد الاذنين عند التكبيرة الاولى والنساء يرفعن ايديهن الى الثديين۔2

یعنی: مرد پہلی تکبیر کے لیے ہاتھ اُٹھاتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جائیں اور عورتیں اپنے ہاتھوں کو سینے کے برابر تک اُٹھائیں۔

لہٰذا اِن اِحادیث واَقوالِ فقہا سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرد تکبیرِ تحریمہ کے وقت اپنے کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھائیں گے، جب کہ عورتیں اپنے سینے تک ہاتھ اُٹھائیں گی۔ چناں چہ علامہ عثمان بن علی فخر الدین زیلعی حنفی، متوفّٰی: 743ھ لکھتے ہیں:

وَكَيْفِيَّتُهُ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِإِبْهَامَيْهِ شَحْمَتَيْ اذْنَيْهِ

---

1 ...الفتاوى الهندية،الفصل الثالث فى آدابها۔، ۷۳/۱ ،مطبوعة:دار الفكر،بيروت۔

2... النتف في الفتاوى،ما يختلف فيه النساء عن الرجال في احكام الصلاة،71/1 ،مطبوعة: دار الفرقان۔

وَبِرُؤُوسِ إِلَّا صَابِعِ فُرُوعَ اذْ نَبه۔1

یعنی: مرد کے لیے ہاتھ اُٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بوقتِ تکبیرِ تحریمہ ہاتھ اِس طرح اُٹھائے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہوں اور اُنگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر والے کناروں کے برابر ہوں۔

اور تبیین الحقائق کے حاشیہ میں علامہ شہاب الدین احمد بن محمد شبلی حنفی، متوفّی:1021ھ لکھتے ہیں:

" ویرفع یدیه حذاء أذنیه ویمس طرف إبهامیه شحمة أذنیه بأصابعه فوق أذنیه... ترفع المرأة یدیها في التکبیر إلی منکبیها حذاء ثدییها "۔2

اور مرد اپنے ہاتھوں کو اِس طرح اُٹھائے کہ انگوٹھے، کانوں کی لو کو اور اُنگلیاں کانوں کے اوپر والے کناروں کو مس کریں اور عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اپنی چھاتیوں سے کندھوں تک اُٹھائے۔

2۔ قیام میں ہاتھ باندھنے کے طریقے میں فرق:

1… تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، 109/1 ،مطبوعۃ:المطبعة الکبری الأمیریة -بولاق، القاهرة۔

2… حاشیة الشِلْبِيِّ علی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، 109/1 ،مطبوعۃ:المطبعة الکبری الأمیریة -بولاق، القاهرة۔

حالتِ قیام میں مرد اپنے ہاتھ ناف کے نیچے باندھیں گے اور عورتیں اپنے سینے پر ہاتھ باندھیں گی۔

اِس حوالے سے حدیثِ پاک میں ہے:

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ-1

ترجمہ: حضرت علقمہ اپنے والد وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔

اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"كان الناس يؤمرون أن يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه اليسرى في الصلاة"-2

ترجمہ: لوگوں کو اِس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ مرد نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے۔

اور مرد قیام میں اپنے ہاتھ ناف کے نیچے باندھے گا، اِس حوالے سے حدیثِ پاک میں ہے:

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَضَعُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ

1⋯ مصنف ابن ابی شیبہ، 343/1، رقم الحديث:3938، مطبوعة:مكتبة الرشد - الرياض.

2⋯ سنن ابی داؤد، باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلاة، ۲۰۱/۱، رقم الحديث:٧٥٦، مطبوعة: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت.

السُّرَّةِ»1

ترجمہ: حضرت ابراہیم سے روایت ہے فرمایا کہ: مرد نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھے۔

اور حضرت ابوجحفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

" إن عليا رضى الله عنه قال من السنة وضع الكف على الكف فى الصلوٰة تحت السرة۔"2

ترجمہ: بے شک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کے قیام میں (مردوں کے لیے) ایک ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

اور عورت قیام میں ہاتھ اپنے سینے پر پستانوں کے نیچے متصل ہاتھ باندھے گی۔اِس حوالے سے تبیین الحقائق میں ہے:

" وتضع يمينها على شمالها تحت ثديها "3

یعنی: عورت نماز میں اِس طرح ہاتھ باندھے کہ پستانوں کے نیچے دائیں ہاتھ

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبہ ،343/1 ،رقم الحديث:3939،مطبوعۃ:مكتبة الرشد - الرياض ۔۔

2...مراقي الفلاح شرح متن نور الإيضاح،فصل فى سننها، ٩٦/١،مطبوعۃ: المكتبة العصرية۔

3...تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق،118/1 ،مطبوعۃ: المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق، القاهرة۔

کو بائیں پر رکھے۔

اور اِس کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ زین الدین اِبنِ نُجیم مصری حنفی، متوفی: ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

فإنها تضع على صدرها؛ لِانَّہٗ اَسترُ لَهَا،فَيَكُونُ فِی حَقِّها اَولٰی 1 -

یعنی: عورت قیام میں اپنے سینے پر ہاتھ رکھے گی، کیوں کہ اِس میں عورت کے لیے زیادہ پردہ ہے، پس یہ عورت کے حق میں زیادہ بہتر ہو گا۔

اوراِس حوالے سے علامہ اَبوالحسن علی بن الحسین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ينبغي للرجال ان يضعوا اليمين على الشمال تحت السرة والنساء يضعن فوق السرة-2

یعنی: مرد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھیں اور عورتیں اپنے ہاتھ ناف سے اُوپر سینے پر باندھیں۔

3۔رکوع کی ہیت میں فرق:

تیسرا فرق رکوع کی ہیئت میں ہے کہ مرد رکوع میں اپنے بازو اپنے پہلو سے جدا

---

1 ...البحر الرائق شرح كنزلدقائق،سنن الصلاة، ۳۲۰/۱ ،مطبوعة:دار الكتاب الاسلامی۔

2... النتف في الفتاوى،ما يختلف فيه النساء عن الرجال في احكام الصلاة،71/1 ،مطبوعة: دار الفرقان۔

رکھیں گے، جب کہ خواتین اپنے بازؤں کو پہلو سے جدا نہیں کریں گی۔

اِس حوالے سے حضرت عطا بن اَبی رباح فرماتے ہیں:

عن عطاء قال: تجتمع المراة إذا ركعت ترفع يديها إلى بطنها وتجتمع ما استطاعت".1

ترجمہ: حضرت عطا فرماتے ہیں کہ عورت سمٹ کر رکوع کرے گی، اپنے ہاتھوں کو اپنے پیٹ کی طرف ملائے گی، جتنا سمٹ سکتی ہو سمٹ جائے گی۔

اور اِس حوالے سے علامہ نظام الدین اور علماے ہند کی ایک جماعت نے لکھا:

والمرأة تنحني في الركوع يسيرا ولا تعتمد ولا تفرج أصابعها ولكن تضم يديها وتضع على ركبتيها وضعا وتحني ركبتيها ولا تجافي عضديها۔2

یعنی: عورت رکوع میں کسی قدر جھکے گی، گھٹنوں کو مضبوطی سے نہیں پکڑے گی، اپنی انگلیوں کو کشادہ نہیں کرے گی، اَلبتہ ہاتھوں کو ملا کر اپنے گھٹنوں پر جما کر رکھے گی، گھٹنوں کو قدرے ٹیڑھا کرے گی اور اپنے بازو جسم سے دور نہ رکھے گی۔

4۔ سجدہ کرنے کی ہیت میں فرق:

---

1 …مصنف عبدالرزاق،باب تكبير المرأة بيديها،١٣٧/٣ ،رقم الحديث:٥٠٦٩ ،مطبوعۃ: المكتب الإسلامي - بيروت۔

2 …الفتاویٰ الهندية،الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ،۷۴/۱ ،مطبوعۃ:دار الفكر ،بيروت۔

چوتھا فرق سجدہ کرنے کی ہیئت میں ہے کہ مرد سجدے میں بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھیں گے جب کہ خواتین مرد کی طرح کھل کر سجدہ نہیں کریں گی، بل کہ اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملائیں گی، بازؤوں کو پہلوؤں سے ملا کر رکھیں گی اور کہنیاں زمین پر بچھا دیں گی۔

عورت کے سجدہ کرنے کا طریقہ:

اِس حوالے سے حدیثِ پاک میں ہے:

عَنْ مَيْمُونَةَ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ، جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّت [1]

ترجمہ: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) دور رکھتے یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔

اور ایک اور روایت میں ہے:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ: «إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى

---

1 ۔۔۔سنن ابی داؤد،باب صفة السجود، 236/1 ،رقم الحديث:898 ،مطبوعة: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت ۔

الْأَرْضِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ-1

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضور ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے، جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملالیا کرو، کیوں کہ عورت (کا حکم سجدہ کی حالت میں) مرد کی طرح نہیں ہے۔

اور ایک روایت میں ہے:

عَنْ عَبْدِاللہ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وسلم: إِذَاجَلَسَتِ الْمَرْاَةُ فِي الصَّلاةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْأُخْرىٰ، فَإِذَا سَجَدَتْ أَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِي فَخِذِهاكَأَسْتَرِ مَا يَكُوْنُ لَها، فَإِنَّ الله يَنْظُرُ إِلَيْها وَ يَقُوْلُ: يَامَلَائِكَتِيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْغَفَرْتُ لَها"-2

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملالے، جو اُس کے لیے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور فرماتا ہے: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ میں نے

---

1 ...مراسيل أبي داؤد،باب جامع الصلاة، ١/١١٧،مطبوعة: مؤسسة الرسالة - بيروت.

2 ...السنن الكبرى للبيهقى،باب من ذكر الصلاة..، ٢/٣١٥ ،مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات.

اِس عورت کو بخش دیا۔

مرد کے سجدہ کرنے کا طریقہ:

اور مرد کو اِعتدال کے ساتھ سجدہ کرنے کا حکم ہے،اِس حوالے سے حدیثِ پاک میں ہے:

وعن انس قال رسول الله الله اعتدلوا في السجود ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب -1

ترجمہ: حضرت اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سجدہ میں اِعتدال رکھو، کوئی شخص تم میں سے اپنے بازُوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

سجدہ میں اِعتدال کا مطلب:

الاعتدال في السجود ان يستوى فيه ويضع كفه على الأرض ويرفع المرفقين عن الأرض وبطنه عن الفخذين -2

یعنی: سجدہ میں اِعتدال کا یہ مطلب ہے کہ سجدہ میں برابری رکھے اور ہتھیلیوں کو زمین پر رکھے اور کہنیوں کو زمین سے اُٹھا کر رکھے اور پیٹ کو رانوں سے ہٹا کر رکھے۔

اور عورتیں مردوں کی طرح سجدہ نہیں کریں گی،اِس حوالے سے حضرت اِبراہیم

---

1 ...صحيح البخارى،باب لا يفترش ذراعيه فى السجود ،رقم الحديث:822 ،164/1 ،مطبوعة:دار طوق النجاة۔

2 ...مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،باب السجود و فضله،719/2۔مطبوعة: دار الفكر، بيروت – لبنان)بيروت – لبنات۔

نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إذا سجدت المرأة فلتلزق بطنها بفخذها ولاترفع عجيزتها و لا تجافی كما يجافی الرجل-"1

ترجمہ: جب عورت سجدہ کرے تو اُسے چاہیے کہ اپنے پیٹ کو اپنی ران سے ملادے اور اپنی سرین نہ اُٹھائے اور مردوں کی طرح بازوؤں کو کروٹوں سے جدا نہ کرے۔

فقہی دلائل:

اور عورتیں سمٹ کر سجدہ کریں گی،اِس حوالے سے علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی حنفي، متوفی:1069ھ لکھتے ہیں:

"يسن انخفاض المرأة ولزقها بطنها بفخذيها"-2

یعنی: عورتوں کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ جھک کر سجدہ کریں اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملادیں۔

اوراِس حوالے سے اِمام اَہلِ سنت اِمام اَحمد رضاخان حنفی، متوفی:1340ھ لکھتے ہیں:

خواتین کے لئے حکم ہے کہ بوقتِ سجدہ زمین کے ساتھ چمٹ جائیں حالانکہ مردوں کے لئےاِس کے خلاف کرنا سنّت ہے ابو داؤد نے المراسیل میں یزید بن حبیب سے روایت

---

1 …مصنف ابن ابی شیبہ،باب المرأة كيف تكون فی سجودها،رقم الحديث:1،242/2782،مطبوعۃ: مكتبة الرشد – الرياض۔

2 …مراقی الفلاح شرح نور الايضاح،١/١٠٠ ،مطبوعۃ: المكتبة العصرية۔

کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو خواتین کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہی تھیں فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ ملاؤ کیونکہ سجدہ کی حالت میں عورت مرد کی طرح نہیں، اور یہ روایت دو سندوں سے متصل مروی ہے۔ بیہقی فرماتے ہیں یہ سند دونوں سے احسن ہے، خاص کر عورتوں کے لئے تورک (حالتِ قعدہ میں زمین کے ساتھ چمٹ کر بیٹھنا) ہے-1

اور اِس حوالے سے علامہ اَبوالحسن علی بن الحسین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"للرجال ان يفتحوا الابط في الركوع والسجود والنساء يضممن"-2

یعنی: مرد رکوع اور سجدے میں بغلیں کھول کر رکھیں اور عورتیں اپنے اَعضا (بازو وغیرہ) ملا کر رکھیں، یعنی سمٹ کر نماز پڑھیں۔

5۔ رکوع کے دوران ہاتھوں کو رکھنے کی کیفیت میں فرق:

رکوع میں مرد اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں اور اپنی اُنگلیاں خوب کھلی رکھیں جب کہ عورتیں اپنے ہاتھ رانوں پر اِس طرح رکھیں کہ اُنگلیوں کے سرے رانوں تک پہنچ جائیں۔

اِس حوالے سے حدیث پاک میں ہے:

---

1 …فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ، ۱۴۷/۸، مطبوعۃ: رضافاؤنڈیشن، لاہور۔

2… النتف في الفتاوى، ما يختلف فيه النساء عن الرجال في احكام الصلاة، 71/1، مطبوعة: دار الفرقان۔

عن أبي عبد الرحمن السلمي، قال: قال لنا عمر بن الخطاب: «إن الركب سنت لكم، فخذوا بالركب-1

ترجمہ: ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہیں کہ ہم سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: گھٹنوں کو پکڑنا تمہارے لیے مسنون کیا گیا ہے، لہذا تم (رکوع میں) گھٹنے پکڑے رکھو۔

اوراِس حوالے سے علامہ ابوالحسن علی بن الحسین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"ينبغي للرجال ان يضعوا اكف اليدين في الركوع والسجود على الركبتين وينبغي للنساء ان يضعن ايديهن على فخذهن بمكان تبلغ رؤوس اصابعهن الى الركبة"-2

یعنی: رکوع میں مرد اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں، جب کہ عورتیں اپنے ہاتھ رانوں پر رکھیں اِس طرح کہ انگلیوں کے سرے گھٹنے تک پہنچ جائیں۔

6۔ قعدہ میں عورت کے لیے تورّک کرنے کا حکم:

اور قعدہ میں عورت کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ تورّک کرے، یعنی عورت اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر سرین کے بل اِس طرح بیٹھے کہ دائیں ران بائیں ران کے ساتھ ملا دے۔

---

1 ... سنن الترمزی،باب ماجآء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع،43/2،رقم الحدیث :258،مطبوعۃ:شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی۔

2... النتف في الفتاوى،ما يختلف فيه النساء عن الرجال في احكام الصلاة،71/1 ،مطبوعۃ: دار الفرقان۔

اِس حوالے سے حدیثِ پاک میں ہے:

كن النساء يؤمرن ان يتربعن اذا جلسن في الصلاة، ولا يجلسن جلوس الرجال -1

ترجمہ: عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں چار زانو ہو کر بیٹھیں اور مردوں کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھیں۔

اور ایک اور روایت میں ہے:

عن ابن عمر رضي الله عنهما، انه سئل كيف كن النساء يصلين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قال:كن يتربعن، ثم امرن ان يحتفزن- 2

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ عورتیں رسولُ اللہ ﷺ کے زمانے میں کیسے نماز ادا کیا کرتی تھیں تو فرمایا: کہ پہلے وہ چار زانو ہو کر بیٹھا کرتی تھیں، پھر اُنہیں حکم دیا گیا کہ وہ سمٹ کر بیٹھیں۔

اور سمٹ کر بیٹھنے کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور محدث حضرت علامہ علی قاری حنفی، متوفی:1014ھ لکھتے ہیں :

---

1 …مصنف ابن ابی شیبہ،باب :فی المرءة کیف تجلس فی الصلاة، 242/1 ،رقم الحدیث:2783 مطبوعة:مكتبة الرشد - الرياض۔

2 … شرح مسند ابی حنیفة،باب :حدیث الاسماء،191/1 ،مطبوعة:دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان۔

اي يضممن اعضاءهن بان يتوركن في جلوسهن -1

ترجمہ: یعنی عورتیں اپنے اَعضا ملا کر رکھیں بایں طور کہ وہ بیٹھنے میں تَوَرُّک کریں (دونوں ٹانگیں ایک طرف نکال کر سرین پر بیٹھیں)۔

اور ایک اور روایت میں ہے:

عن ابراهيم، قال :تجلس المراة من جانب في الصلاة-2

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: عورت نماز میں ایک جانب ہو کر بیٹھے۔

اور اِس حوالے سے علامہ برہان الدین لکھتے ہیں:

ان كانت امراة جلست على اليتها اليسرى واخرجت رجليها من الجانب الايمن لانه استر لها -3

ترجمہ: اگر عورت ہے تو وہ اپنی بائیں سرین پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لے، کیوں کہ یہ اُس کے لئے زیادہ پردے والی کیفیت ہے۔

اور علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

اما المراة فانها تقعد كاستر ما يكون لها فتجلس متوركة -4

---

1 … شرح مسند ابى حنيفة،باب :حديث الاسماء،191/1 ،مطبوعة:دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان -

2 … مصنف ابن ابی شیبہ، 304/1۔

3 … مصنف ابن ابی شیبہ، 304/1۔

4 … بدائع الصنائع،۔

یعنی: عورت اُس ہیئت پر بیٹھے، جس میں اُس کا پردہ زیادہ ہو، لہٰذا وہ تورک کی حالت میں بیٹھے۔

اور عورتوں کی نماز مردوں سے مختلف ہے ،اِس حوالے سے صدر الشریعہ ثالث محمد امجد علی اعظمی حنفی، مُتوفّٰی: ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں:

"رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اَگر پانی کا پیالہ اُس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔ عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملادے، اور پیٹ ران سے، اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور دہنا قدم کھڑا رکھنا اور دہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے اور عورت دونوں پاؤں دہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے۔"1

اور علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر الفرغانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

1 ...ملخصا از بہار شریعت، 526/1تا530 ،مطبوعۃ،مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

فان كانت امراة جلست على اليتها اليسرى وأخرجت رجلها من الجانب الأيمن لأنه استرلها ۔1

یعنی: اَگر عورت نماز اَدا کر رہی ہو تو وہ اپنی سرین کے بائیں حصہ کے بل بیٹھے اور اپنے پاؤں کو دائیں طرف باہر نکال لے؛ کیوں کہ اِس میں عورت کیلئے پردہ زیادہ پایا جاتا ہے۔

ويرفع يديه حتى يحاذي با بهاميه شحمة أذنية ۔2

یعنی: مرد تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہوں۔

والمرأة ترفع يديها حذاء منكبيها هو الصحيح لأنه أسترلها۔3

یعنی: عورت تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کندھے کے برابر اُٹھائے یہی صحیح ہے؛ کیوں کہ اس میں عورت کے پردہ کا لحاظ کیا گیا ہے۔

اوراِس کے تحت علامہ بدرالدین عینی حنفی، متوفی:855ھ لکھتے ہیں:

(قوله لأنه استرلها) اى لأن رفع يديها حذو منكبيها للمرأة لأن

---

1 ...الهداية في شرح بداية المبتدي ، 53/1 ، مطبوعہ: دار احياء التراث العربي - بيروت - لبنان۔

2 ...الهداية في شرح بداية المبتدي ، 48/1 ، مطبوعہ: دار احياء التراث العربي - بيروت - لبنان۔

3 ...المرجع السابق

مبنى أمرها على الستر -1

یعنی: ماتن کا یہ کہنا کہ اِس میں عورت کا پردہ پایا جاتا ہے؛ کیوں کہ عورت اپنے ہاتھوں کو کندھے کے برابر تک اٹھائے گی؛ کیوں کہ عورت کے اَحکام کی بنیاد پردہ پر ہے۔

اور علامہ ابوالحسن برہان الدین فرماتے ہیں:

والمرأة تنحفض في سجودها وتلزق بطنها بفخذيها) لأن ذلك أسترلها 2 -

عورت سجدہ کرتے وقت پست ہو جائے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا کر رکھے ؛ کیوں کہ اس میں اس کیلئے پردہ ہے۔

اور اِس حوالے سے علامہ اَبوالحسن علی بن الحسین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"ينبغي للرجال ان يفترشوا الرجل اليسرى ويقعدوا عليها وينصبوا اليمنى في التشهد وعلى النساء ان يسدلن من جانب واحد"-3

یعنی: تشہد میں مرد بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور

---

1 ...البنايہ شرح الهدايہ،باب رفع اليدين-،173/2،مطبوعۃ:دار الكتب العلميۃ۔

2 ...الهداية في شرح بداية المبتدي ، 52/1 ، مطبوعہ: دار احياء التراث العربي - بيروت - لبنان۔

3 ... النتف في الفتاوى،ما يختلف فيه النساء عن الرجال في احكام الصلاة،71/1 ،مطبوعۃ: دار الفرقان۔

عورتیں ایک طرف سے دونوں پاؤں نکال کر بیٹھیں۔

7۔مرد عورتوں کی اِمامت کر سکتا ہے،جب کہ عورت مردوں کی اِمام نہیں بن سکتی:

اِس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ کسی شرعی عذر کی وجہ سے اَگر گھر میں فرض نماز یا کسی اور نماز کی جماعت ہو رہی ہو تو اُس صورت میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی جماعت میں شامل ہو سکتی ہیں اور ذی رحم محرم عورتوں کے ساتھ غیر محرم عورتیں بھی جماعت میں شریک ہو سکتی ہیں اور مرد اُن عورتوں کی اِمامت کروا سکتا ہے لیکن اَگر گھر میں صرف اَکیلی اَجنبی عورت ہے یا بہت ساری عورتیں ہیں اور اُن میں مرد کی نسبی محارم یا بیوی یا کوئی اور مرد نہیں ہے اَگرچہ اَجنبی ہو تو اُس صورت میں مرد کا اُن عورتوں کی اِمامت کروانا مکروہِ تحریمی و ناجائز ہے،اَلبتہ اَگر دیگر عورتوں کے ساتھ مرد کی نسبی محارم یا بیوی یا کوئی اور مرد بھی جماعت میں شریک ہو تو اُس صورت میں مرد کا اُن اَجنبی عورتوں کی اِمامت کروانا بھی جائز ہے؛اَلبتہ عورت مردوں کی اِمامت نہیں کروا سکتی اگرچہ گھر میں صرف ایک ہی مرد ہو اور وہ ذی رحم محرم ہو۔

چناں چہ اَگر گھر میں جماعت ہو رہی ہو تو تنہا کسی اَجنبی عورت کا کسی غیر محرم مرد کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے ،اِس حوالے سے علامہ محمد بن علی علاؤالدین حصکفی

حنفی، متوفی: 1088ھ فرماتے ہیں:

كما تكره إمامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه) كأخته (أو زوجته أو أمته). 1

یعنی: جیسے مرد کا عورتوں کی اِمامت کروانا مکروہ ہے، ایسے گھر میں جہاں عورتوں کے ساتھ مرد و غیرہ جماعت میں شریک نہ ہوں اور نہ ہی مرد کی ذی رحم محرم عورت ہو جیسے اُس کی بہن یا بیوی یا اُس کی لونڈی وغیرہ۔

اور اگر جماعت میں مرد کے ساتھ دوسرے اَفراد یا ذی رحم محرم عورتیں بھی شریک ہوں تو اُس صورت میں اَجنبی عورت غیر محرم مرد کے پیچھے نماز میں شریک ہو سکتی ہے ،اِس حوالے سے علامہ علاؤالدین حصکفی فرماتے ہیں:

(أما إذا كان معهن واحد ممن ذكر أو أمهن في المسجد لا) يكره بحر .2

یعنی: بہر حال اگر غیر محارم عورتوں کے ساتھ مردوں میں سے کوئی ہو یا مرد نے مسجد میں عورتوں کی امامت کروائی تو اِس صورت میں (عورت کا غیر محرم مرد کے پیچھے نماز پڑھنا) مکروہ نہیں ہے، ایسا ہی بحر میں ہے۔

اور اَگر گھر میں صرف ایک اَجنبی عورت ہو اور اِس کے ساتھ دوسری اَجنبی عورت

1… الدر المختار شرح تنویر الأبصار، کتاب الصلاة، 1/ 566 ،مطبوعة: دار الفکر، بیروت-

2… الدر المختار شرح تنویر الابصار، کتاب الصلاة، 1/ 566 ،مطبوعة: دار الفکر، بیروت-

بھی آکر جماعت میں شامل ہو جائے تو اِس صورت میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہو گا، اَلبتہ اَگر اَجنبی عورت کے ساتھ کوئی دوسرا مرد جماعت میں شریک ہو جائے تو اِس صورت میں اَجنبی عورت کا غیر محرم مرد کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، اِس حوالے سے علامہ سید محمد اَمین بن عمر ابن عابدین شامی حنفی، متوفی: 1252ھ مذکورہ عبارت کے تحت فرماتے ہیں:

ظاهره أن الخلوة بالأجنبية لا تنتفي بوجود امرأة أجنبية أخرى وتنتفي بوجود رجل آخر تأمل.1

یعنی: اِس عبارت کا ظاہر یہ ہے کہ تنہا کسی اَجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنے کی جو کراہت ہے اِس کا حکم دوسری اَجنبی عورت کی موجودگی کی صورت میں منتفی نہیں ہو گا اور دوسرے کسی مرد کے ہونے کی صورت میں یہ حکم منتفی ہو جائے گا۔

اور کسی اَجنبی عورت کا تنہا گھر میں کسی غیر محرم مرد کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے، اِس حوالے سے علامہ محمد بن احمد بن ابی سہل شمس الائمہ سرخسی حنفی، متوفی: 483ھ فرماتے ہیں:

فأما في غير المسجد من البيوت ونحوها فإنه يكره ذلك إلا أن يكون

1… رد المحتار، 1/ 566، مطبوعة: دار الفكر، بيروت -

معهن ذو رحم محرم منهن.1

یعنی: بہر حال مسجد کے علاوہ کسی گھر وغیرہ میں مرد کا کسی اجنبی عورت کی امامت کرنا مکروہ ہے مگر یہ کہ اُن عورتوں کے ساتھ مرد کی ذی رحم محرم عورت بھی جماعت میں شریک ہو (تواِس صورت میں مکروہ نہیں ہے)۔

اور اگر گھر میں بہت ساری عورتیں ہوں اور مرد کی نسبی محارم میں سے کوئی نہ ہو یا بیوی یا کوئی اور مرد نہ ہو تواِس صورت میں بھی مرد کا عورتوں کی امامت کروانا ناجائز ہے ،البتہ نسبی محارم یا بیوی یا کوئی اور مرد جماعت میں شامل ہو تواِس صورت میں امامت کروانا جائز ہے۔

اِس حوالے سے مفتی امجد علی اعظمی حنفی، متوفی: 1367ھ فرماتے ہیں:

جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں،اُس میں مرد کواُن کی اِمامت کرانا ناجائز ہے، ہاں اگر اُن عورتوں میں اُس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو تو ناجائز نہیں اور اگر مردوں کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی جماعت میں شریک ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہو گی کہ سب سے پہلے مردوں کی صف پھر بچوں اور پھر عورتوں کی صف بنائی جائے۔2

اور عورت کا اِمامت کرنا جائز نہیں ہے،اِس حوالے سے علامہ ابو الحسن برہان الدین

1… المبسوط للسرخسی، الفصل الثانی القنوت فی الوتر، 1/ 166 ،مطبوعة: دار المعرفة،بیروت -

2… بہار شریعت ،جماعت کا بیان ،1/588 - 590 ،مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ،کراچی-

لکھتے ہیں:

"ویکره للنساء أن يصلين وحدهن الجماعة " لأنها لا تخلو عن ارتكاب محرم وهو قيام الإمام وسط الصف فيكره كالعراة " فإن فعلن قامت الإمام وسطهن " لأن عائشة رضي الله عنها فعلت كذلك وحمل فعلها الجماعة على ابتداء الإسلام ولأن في التقدم زيادة الكشف" -1

یعنی: عورتوں کیلئے مکروہ ہے کہ وہ اکیلے جماعت سے نماز ادا کریں، اِس لئے کہ اُن کا یہ فعل حرمت (مکروہ تحریمی) کے اِرتکاب سے خالی نہیں کیوں کہ اِن کی اِمام درمیان میں کھڑی ہو گی اور یہ مکروہ ہے جیسے ننگے لوگوں کا ننگا اِمام درمیان میں کھڑا ہوتا ہے۔ اگر عورتیں جماعت کرائیں تو اُن کی اِمام درمیان میں کھڑی ہو، کیوں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی اِمامت کرائی تو آپ درمیان میں کھڑی ہوئیں۔ آپ کا یہ فعل اِبتداء اسلام میں تھا (ورنہ مطلقا عورتوں کی امامت مکروہ ہے) اور کیوں کہ اس کے آگے ہونے میں پردہ نہیں رہتا، بل کہ وہ منکشف رہتی ہے۔

اور مزید لکھتے ہیں:

(ولا يجوز للرجال ان يقتدوا بأمرة) لقوله عليه الصوة والسلام أخر وهن من حيث أخر هن الله فلا يجوز تقديمها-2

---

1 …الهداية في شرح بداية المبتدي ، 52/1 ، مطبوعہ: دار احياء التراث العربي - بيروت۔

2… المرجع السابق۔

یعنی: مرد عورتوں کی اِقتداء نہیں کر سکتے؛ کیوں کہ حدیث پاک میں ہے کہ عورتوں کو مؤخر کرو؛ کیوں کہ اللہ تعالی نے اِن کو مؤخر کیا ہے۔

اور اِس حوالے سے علامہ اَبوالحسن علی بن الحسین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"یجوز للرجال ان یؤموا النساء ولا یجوز للنساء ان یؤمن الرجال"۔1

یعنی: مرد عورتوں کی امامت کر سکتے ہیں لیکن عورتیں مردوں کی اِمامت نہیں کر سکتیں۔

8۔ عورت عورتوں کی امامت بھی نہیں کرواسکتی:

اور عورتوں کا نماز کی جماعت اِس طرح کروانا کہ اِمام بھی عورت ہی ہو شرعاً ناجائز و مکروہ تحریمی ہے؛ کیوں کہ عورتوں کی جماعت میں پردے کی وجہ سے اُن کی اِمام درمیان میں کھڑی ہو گی، جب کہ اِمام کا درمیان صف میں کھڑا ہونا بھی مکروہ تحریمی ہے اور مرد امام کی طرح صف سے آگے کھڑا ہونا بھی مکروہ تحریمی گناہ ہے۔ بلکہ مرد امام کی طرح آگے کھڑے ہونے میں زیادہ گناہ ہے، اِس حوالے سے مجمع الانھر میں ہے:

وکذا یکرہ جماعۃ النساء وحدھن لانہ یلزمھن احدی المحظورین۔ اما قیام وسط النصف، او تقدمہ وھما مکروھان فی

---

1 … النتف في الفتاوى، ما يختلف فيه النساء عن الرجال في احكام الصلاة، 71/1، مطبوعۃ: دار الفرقان۔

حقهن كراهة تحريم-1

یعنی :اِسی طرح صرف عورتوں کا جماعت قائم کرنا مکروہ ہے ؛ کیوں کہ اِس میں دو ممنوع کاموں میں سے کوئی ایک لازمی ہو گا یا تو اِمام صف میں کھڑا ہو گا یا صف سے آگے ہو گا اور یہ دونوں ہی عورتوں کے حق میں مکروہِ تحریمی ہیں۔

اور الدر المنتقی میں ہے:

"وكذا يكره تحريماً جماعة النساء وحدهن بامام منهن"-2

یعنی: اِسی طرح تنہا عورتوں کی جماعت کہ اِمام بھی عورت ہو مکروہ تحریمی ہے۔

اور ردالمحتار میں ہے:

"انه اقل كراهية من التقدم"-3

یعنی: عورتوں کی جماعت کی صورت میں ان کی امام کا صف میں کھڑا ہونے میں آگے کھڑے ہونے سے کم کراہیت ہے۔

9۔ عورتوں کا نماز میں صف بنانے کا حکم:

جماعت میں جب مردوں کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی شریک ہوں تو اِس صورت

---

1 ... مجمع الانهر ، كتاب الصلاة ، باب الجماعة، 164/1، کوئٹہ۔

2 ...الدر المنتقى على هامش مجمع الانهر، كتاب الصلاة ، باب الجماعة، 164/1، کوئٹہ ۔

3 ... ردالمحتار، 367/2، کوئٹہ۔

میں صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ سب سے پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی اور پھر عورتوں کی ہو۔

اِس حوالے سے علامہ ابوالحسن برہان الدین لکھتے ہیں:

ویصف الرجال ثم الصبیان ثم النساء۔ 1

یعنی: پہلے مردوں کی صف ہو، پھر بچوں کی پھر عورتوں کی۔

اِس مسئلہ پر دلیل حضرت اِبن مسعود نے سے مروی حدیث ہے۔ جو مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بیان کی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ لیلینی منکم اولو الاحلام والنھي ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم " -2

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے قریب عاقل بالغ کھڑے ہو، پھر وہ جوان کے متصل ہیں (یعنی بچے) پھر وہ جوان سے ملنے والی (عورتیں)۔

اوراِس حوالے سے صدرالشریعہ ثالث محمد اَمجد علی اَعظمی فرماتے ہیں:

مرداور بچے اور خنثیٰ اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثیٰ کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو

---

1 ...المرجع السابق۔

2 ...الھدایہ از ابو الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی رحمہ اللہ ج ص ۱۱۵ مطبوعہ مکتبہ امام احمد رضا)

جائے۔1

10۔ عورتوں کا اَذان واِقامت کہنا مکروہ ہے:

مرد پانچوں نمازوں کے لیے اَذان واِقامت دیں گے، یہ سنت ہے، جب کہ عورتوں کے لیے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اِس حوالے سے علامہ برہان الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

(وكذلك المرأة تؤذن) معناه يستحب أن يعاد ليقع على وجه السنة -2

یعنی: اِسی طرح عورت جب اَذان کہے تو اُس اَذان کو لوٹانا مستحب ہے تاکہ سنت کے مطابق اَذان اَدا ہو جائے۔

عورتوں کا اَذان دینا مکروہ ہے، اِس کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ اَبو الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی لکھتے ہیں:

واذان المرأة لا يقع على وجه السنة لأنها إن رفعت صوتها ارتكبت حراماً وان خفضت أخلت بالمقصود-3

1… بہار شریعت ،جماعت کا بیان ،588/1 - 590 ،مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ،کراچی -

2 …الهدایه از ابو الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی رحمہ اللہ ج ص ۱۱۵ مطبوعہ مکتبہ امام احمد رضا رضی اللہ عنہ.

3 …الهدایه از ابو الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی رحمہ اللہ ج ص ۱۱۵ مطبوعہ

عورت کی اَذان سنت کے مطابق نہیں پائی جاتی، کیوں کہ اَگر وہ بلند آواز سے اَذان دے گی تو اُس کا بلند آواز سے اَذان کہنا حرام ہے اور اَگر وہ آہستہ آواز میں اَذان کہے تو مقصد ہی حاصل نہیں ہوتا؛ کیوں کہ اَذان کا مقصد تو لوگوں کو نماز کے وقت کی اِطلاع دینا ہے اِس لئے مؤذن اپنی اُنگلیاں کانوں میں کرتا ہے تاکہ آواز اور زیادہ بلند کرے۔

اور اِس حوالے سے علامہ سید ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"اما النساء فیکرہ لهن الاذان و کذا الاقامۃ"۔1

یعنی: عورتوں کے لئے اَذان کہنا مکروہ ہے اور یہی حکم اِقامت کا ہے۔

اور اِس حوالے سے صدر الشریعہ ثالث محمد اَمجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا، اس میں اَذان و اِقامت مکروہ ہے۔2

اور اِس حوالے سے علامہ اَبو الحسن علی بن الحسین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"الاذان والاقامة سنة في الصلوات الخمس على الرجال دون النساء"۔3

مکتبہ امام احمد رضا رضی اللہ عنہ۔

1 …رد المحتار،کتاب الصلاۃ،باب الاذان،384/1 ،مطبوعۃ:دار الفکر، بیروت۔

2 …بہار شرریعت،466/1،مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

3… النتف في الفتاوى،ما يختلف فيه النساء عن الرجال في احكام الصلاة،71/1 ،مطبوعۃ: دار الفرقان۔

یعنی: پانچ وقت کی نمازوں میں اذان اور اقامت سنت ہیں لیکن یہ مردوں کے لیے ہے، عورتوں کے لیے نہیں۔

اَلبتہ عورتیں اَگراذان واِقامت کہیں گیں تو چوں کہ اِس سے مقصود حاصل ہو جاتا ہے،اِس لیےاِن کی اَذان واِقامت کودوبارہ لوٹانا مستحب ہے،واجب نہیں، فتاوی ہندیہ میں ہے:

و کرہ اذان المراۃ فیعاد ندبا۔1

یعنی: عورت کااذان کہنامکروہ ہےاور(اگر کہی)تواستحباباًاُس کااعادہ کیاجائے گا۔

اور علامہ شہاب الدین اَحمد بن محمد شلبی متوفی: 1021ھ لکھتے ہیں:

قال في شرح الطحاوي يستحب إعادة أذان أربعة الجنب والمرأة والسكران والمجنون-2

11۔عورتیں جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتیں:

عورت پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے،عورتوں کے لیے حکم یہ ہے کہ عام دنوں کی طرح جمعہ والے دن بھی اپنے گھر پر ظہر کی نماز اَدا کریں۔

عورتوں پر جمعہ کے عدمِ وجوب کے متعلق اِمام ابو داؤد رحمۃاللہ تعالی علیہ سنن ابی داؤد

1 … فتاوی ہندیہ54/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

2 … حاشية الشلبي على تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق،93/1،مطبوعة: المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق، القاهرة۔

میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں:

"قال:الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الاربعۃ :عبد مملوک او امراۃ او صبی او مریض"-1

یعنی: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کی نماز جماعت سے اَدا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے سوائے چار لوگوں کے: غلام، عورت، نابالغ بچہ اور بیمار۔

اور علامہ عبدالغنی حنفی، مُتوفّٰی: 1298ھ لکھتے ہیں:

"لا تجب الجمعۃ علی مسافر ولا امراۃولا مریض ولا عبد ولا اعمی"-2

یعنی: مسافر، عورت، مریض، غلام اور اَندھے پر جمعہ واجب نہیں۔

12۔ عورتیں عید کی نماز اَدا نہیں کر سکتیں:

اِسی طرح عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں ہے؛ کیوں کہ عید کی نماز اُنہی پر واجب ہے کہ جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے، جب کہ عورتوں پر جمعہ واجب نہیں۔

عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے، یونہی عورتوں پر عید کی نماز واجب نہ ہونے سے متعلق علامہ کاسانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

---

1 ...سنن ابی داؤد ،صفحہ 177،حدیث 1067، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

2 ...اللباب فی شرح الکتاب،کتاب الصلاۃ،باب صلاۃ الجمعۃ، 252/2، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

والجماعة شرط؛ لأنها ما أديت إلا بجماعة والوقت شرط فإنها لا تؤدى إلا في وقت مخصوص به جرى التوارث، وكذا الذكورة، والعقل، والبلوغ، والحرية، وصحة البدن، والإقامة من شرائط وجوبها كما هي من شرائط وجوب الجمعة حتى لا تجب على النسوان والصبيان---الخ'' -1

یعنی: عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے؛ کیوں کہ یہ بغیر جماعت کے اَدا نہیں کی جاسکتی، یونہی نمازِ عید کے لیے وقت کا پایا جانا بھی شرط ہے؛ کیوں کہ یہ مخصوص وقت کے علاوہ میں اَدا نہیں کی جاسکتی کہ جس پر اَبتدائی دور سے عمل جاری ہے۔ یونہی اس کے وجوب کی شرائط میں سے مرد ہونا، عاقل و بالغ ہونا، آزاد ہونا، بدن کا درست ہونا، مقیم ہونا بھی ہے، جیسا کہ یہی ساری شرائط جمعہ واجب ہونے کی بھی ہے، یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں پر جمعہ یا عید واجب نہیں ہوتا۔۔۔۔الخ۔

اور عید کی نماز اُنہی پر واجب ہے، جن پر جمعہ واجب ہے، جیسا کہ فتاوٰی ہندیہ میں ہے:

لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى، كذا في محيط السرخسي---- تجب صلاة العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة، كذا في الهداية۔'' 2

1…بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الصلاة، 275/1، دار الكتب العلمية،بيروت۔

2 …الفتاوٰی الهندية، كتاب الصلاة، 144/1، مطبوعه پشاور، ملتقطاً۔

یعنی: غلاموں، عورتوں، مسافروں اور مریضوں پر جمعہ واجب نہیں، جیسا کہ محیط سرخسی میں مذکور ہے۔۔۔۔۔۔ نمازِ عید انہی پر واجب ہے کہ جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے، ایسا ہی ہدایہ میں مذکور ہے۔

اور صدر الشریعہ ثالث محمد اَمجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بل کہ اُنھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اِس کی اَدا کی وہی شرطیں ہیں، جو جمعہ کے لیے ہیں -1

اور فتاویٰ فیض الرسول میں ہے:

"عورتوں کے لیے عیدین کی نماز جائز بھی نہیں، اس لیے کہ عید گاہ میں اختلاط مردم ہو گا، اور عورتیں جماعت کریں تو یہ بھی ناجائز، اس لیے کہ صرف عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، اور فرداً فرداً پڑھیں تو بھی نماز جائز نہ ہو گی اس لیے کہ عیدین کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے "وإذا فات الشرط فات المشروط" -2

13۔ عورت کا نماز میں مرد امام کو لقمہ دینے کا طریقہ:

مرد نماز میں لقمہ سبحان اللہ یا اللہ اَکبر کہ کر دیں گے، جب کہ عورتیں تصفیق کریں گی، اِس حوالے سے حدیثِ پاک میں ہے:

1 ...بہار شریعت ، 779/1،مطبوعۃ: مکتبۃ المدینہ،کراچی۔

2 ...فتاوٰی فیض الرسول، 426/1،مطبوعۃ: شبیر برادرز، لاہور۔

مَن نابه شيءٌ في صلاته فليسبِّح، فإنَّه إذا سبَّح التُفِتَ إليه، وإنما التصفيق للنساء-1

ترجمہ: جس کو نماز میں کوئی معاملہ پیش آئے امام کو متوجہ کرنا ہو تو وہ 'سبحان اللہ' کہے؛ کیوں کہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو امام متوجہ ہو جائے گا اور تصفیق (بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ سے مارنا) عورتوں کے لیے ہے، اِس حوالے سے مراقی الفلاح میں ہے:

"وتدفعه" المرأة "بالإشارة أو التصفيق بظهر أصابع" يدها "اليمنى على صفحة كف اليسرى" لأن لهن التصفيق "ولا ترفع صوتها" بالقراءة والتسبيح "لأنه فتنة" فلا يطلب منهن الدرء به-2

یعنی: عورت (نماز میں کوئی غلطی ہو تو) اشارہ یا تالی بجا کر امام کو متنبہ کر سکتی ہے۔ تالی اس طرح کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے؛ کیوں کہ عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔ اور وہ اپنی آواز کو نہ بلند کرے، نہ قراءت میں اور نہ تسبیح میں، کیونکہ عورت کی بلند آواز فتنہ کا باعث بنتی ہے، اس لیے اسے تسبیح کے ذریعے توجہ دلانے کا حکم نہیں دیا گیا۔

اور اللہ اکبر کہنا بھی جائز ہے، اِس حوالے سے فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:

"المصلی اذا کبر بنیۃ ان یعلم غیرہ انہ فی الصلاۃ لا تفسد صلاتہ، و الاولی التسبیح لقولہ علیہ السلام: التسبیح للرجال

1 … صحيح بخاری، حديث: 684 / صحيح مسلم، حديث: 421-

2 … مراقی الفلاح، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة-

والتصفيق للنساء"۔(تاتار خانیہ، 220/2 مطبوعہ: کوئٹہ)
یعنی: نمازی جب اِس نیت سے تکبیر (اللہ اکبر) کہے کہ دوسرے شخص کو معلوم ہو جائے کہ وہ نماز میں ہے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، مگر تسبیح بہتر ہے؛ کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے تصفیق (سیدھے ہاتھ کی اُنگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پشت پر مارنا) ہے۔

اور صدر الشریعہ ثالث محمد اَمجد علی اَعظمی حنفی، متوفّٰی: 1367ھ لکھتے ہیں:

"مقتدی کو ایسے موقع پر جب کہ اِمام کو متوجّہ کرنا ہو، سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہنا، جائز ہے، جس سے اِمام کو خیال ہو جائے اور نماز کو درست کر لے"۔1

14۔ عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنے کا حکم:

دورِ حاضر میں عورتوں کے لیے کسی بھی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں ہے، کیوں کہ عورتوں کا مسجد میں آنا فتنہ سے خالی نہیں ہے، ابتداءِ اسلام میں عورتیں مسجد میں آکر نماز پڑھا کرتی تھیں لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا اور فتنے بڑھتے گئے تو عورتوں کے لیے مسجد میں آنے پر پابندی لگادی گئی، اِس لیے فقہا کا اِس بات پر اِجماع ہے کہ عورتیں گھروں میں ہی نماز اَدا کریں گی، اِن کا مسجد میں آنا جائز نہیں ہے، اِس حوالے حدیثِ پاک میں ہے:

---

1 … فتاوی امجدیہ، 187/1، مطبوعۃ: مکتبہ رضویہ، کراچی۔

عن عائشة رضي الله عنها، قالت: لو ادرک رسول اللهصلی الله تعالیٰ علیہ و سلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل-1

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، جو چیزیں عورتوں نے اب شروع کردی ہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ و سلم اِسے ملاحظہ فرماتے، تو ضرور اُنہیں مسجد میں آنے سے منع فرمادیتے، جیساکہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کردیا گیا۔

اِس حدیث کی شرح میں علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں :

"قوله "ما أحدث النساء" أي ما أحدثت من الزينة و الطيب و حسن الثياب و نحوها (قلت) لو شاهدت عائشة رضي الله تعالى عنهما ما أحدث نساء هذا الزمان من أنواع البدع و المنكرات لكانت أشد إنكارا-2

ترجمہ: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان کہ "جو چیزیں عورتوں نے اب شروع کردی ہیں" یعنی: زیب وزینت، خوشبو اور عمدہ لباس وغیرہ پہن کر مسجد آنا۔ میں کہتا ہوں: اگر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہ ملاحظہ فرمالیتی، جو کچھ اب ہمارے زمانے کی عورتوں نے پیدا کرلیا ہے، یعنی طرح طرح کی بدعات و خرافات، تو اُن کا اِنکار اور عورتوں

---

1 …صحيح البخارى، 173/1 ، رقم الحديث: 869،مطبوعة: دار طوق النجاة.

2 …عمدة القارى، ، كتاب مواقيت الصلاة، 158/6، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

کو مسجد سے منع کرنا اور شدید قسم کا ہوتا۔

اور عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اَفضل ہے،اِس حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

قال ابن مسعود: المرأة عورة، و أقرب ما تكون الى الله في قعر بيتها، فاذا خرجت استشرفها الشيطان-1

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورت چھپانے کی چیز ہے،اور وہ اللہ تعالی کے سب سے زیادہ قریب اپنے گھر کے گوشے میں ہوتی ہے،جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔

اور ایک اور روایت میں ہے:

عن عبد الله عن النبی ﷺ قال : صلاة المرأة فی بيتهاافضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بيتها -2

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کا گھر میں نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں پڑھنا، گھر میں پڑھنے سے بہتر ہے۔

---

1 ...عمدة القاری، 157/6، دار إحياء التراث العربي، بيروت۔

2 ...سنن ابی داؤد، 156/1، رقم الحديث: 570، مكتبه عصريه، بيروت۔

اور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

"مخدع سامان کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں یہ خدع سے ہے، بمعنی چھپانا اور "بیت" رہنے کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں بیتوتت سے ہے، بمعنی شب گزارنا، سامان کی کوٹھڑی دوسری کوٹھڑی کے پیچھے ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ چوں کہ عورت کیلئے پردہ بہت اعلی ہے، لہذا جس قدر پردے میں نماز پڑھے گی اسی قدر بہتر ہوگا۔ 1

اور علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

(و يكره حضورهن الجماعة) و لو لجمعة و عيد و وعظ (مطلقا) و لو عجوزا ليلا (على المذهب) المفتى به لفساد الزمان ۔2

یعنی: اور عورتوں کا جماعت میں شریک ہونا مفتیٰ بہ مذہب کے مطابق فسادِ زمانہ کی وجہ سے مطلقاً مکروہ (تحریمی) ہے، اگرچہ نمازِ جمعہ و عیدین یا مجلسِ وعظ ہی ہو، اگرچہ عورتیں بوڑھی ہوں، اگرچہ رات کی نمازیں ہوں۔

اور بہار شریعت میں ہے:

"عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیاں۔۔۔ جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس

---

1 ۔۔۔مراة المناجیح، 156/2،مطبوعۃ: نعیمی کتب خانہ گجرات۔

2 ۔۔۔تنویر الابصار مع الدرالمختار، 367/2، مطبوعۃ:دار المعرفۃ، بیروت۔

میں مرد کو ان کی اِمامت ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو تو ناجائز نہیں"۔1

15۔فجر کی نماز میں مردوں کو اِسفار میں پڑھنا اور عورتوں کے لیے غلس میں پڑھنا مستحب ہے۔

مردوں کو فجر کی نماز میں اَسفار یعنی سفیدی میں پڑھنا، جب کہ عورتوں کے لیے فجر کی نماز غلس یعنی اَوّل وقت اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے، باقی نمازوں میں مردوں کی جماعت کا اِنتظار کریں گی، جماعت ختم ہونے کے بعد پڑھیں گیں۔

چناں چہ حدیثِ پاک میں ہے:

"عن رافع بن خديج قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر"۔2

یعنی: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اِرشاد فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز روشن کرکے پڑھو، اِس لئے کہ اِس میں زیادہ ثواب ہے۔

اور مردوں کے لیے فجر کی نماز اِسفار میں پڑھنا مستحب ہے، اِس کی وجہ بیان کرتے ہوئے، علامہ محمد بن اَحمد بن اَبی سھل شمس الأئمہ سرخسی حنفی، متوفی: 483ھ لکھتے ہیں:

---

1 …بہار شریعت، 584/1، مطبوعۃ:مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

2 …بہار شریعت، 584/1، مطبوعۃ:مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

ولأن في الإسفار تكثير الجماعة وفي التغليس تقليلها، وما يؤدي إلى تكثير الجماعة فهو أفضل.1

اوراِس حوالے سے علامہ حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

(والمستحب) للرجل (الابتداء) في الفجر (بإسفار والختم به) هو المختار .....(إلا لحاج بمزدلفة) فالتغليس أفضل لمرأة مطلقًا، وفي غير الفجر الأفضل لها انتظار فراغ الجماعة.2

یعنی: اور مستحب یہ ہے کہ مرد فجر میں اِسفار سے (روشنی ہو جانے کے بعد) شروع کرے اور اِسی پر ختم کرے، یہی مختار قول ہے... سوائے مزدلفہ میں حاجی کے کہ وہاں تغلیس (اندھیرے میں جلدی پڑھنا) اَفضل ہے اور عورت کے لیے مطلقاً تغلیس ہی اَفضل ہے اور فجر کے علاوہ باقی نمازوں میں اُس کے لیے بہتر یہ ہے کہ جماعت کے فارغ ہونے کا اِنتظار کرے۔

اور بہارِ شریعت میں ہے:

عورتوں کیلئے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اول وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کاانتظار کریں، جب جماعت ہو چکے توپڑھیں۔3

---

1 ... المبسوط للسرخسی،کتاب الصلاة،باب مواقيت ال)صلاة،145/1 ،مطبوعة: دار المعرفة - بيروت

2 ... الدر المختار شرح تنوير الابصار، كتاب الصلاة ،30/2، مطبوعة: دار المعرفة.

3 ...بہار شریعت، 451/1، مطبوعة:مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

16۔مرد ننگے سر نماز پڑھ سکتا ہے،جب کہ عورت کے لیے ننگے سر نماز پڑھنا حرام ہے۔

مرد ننگے سر نماز پڑھ سکتا ہے،اِس کی تفصیل بہارِ شریعت میں یوں ہے کہ :

"سُستی سے ننگے سَر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے اور اگر تحقیرِ نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مُہتَم بالشان (یعنی اہم) چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کُفر ہے اور خُشوع خُضوع (یعنی نماز میں دل لگنے) کے لئے سَر برہنہ (یعنی ننگے سَر نماز) پڑھی تو مستحب ہے"۔1

اور عورت کے لیے ننگے سَر نماز پڑھنا جائز ہی نہیں ہے ؛کیوں کہ نماز کے لئے عورت کا سر اور اُس کے لٹکتے بال بھی سترِ عورت میں شامل ہیں، لہٰذا اگر عورت نے لباس ہونے کے باوجود دورانِ نماز اپنا سر نہ چھپایا تو نماز نہیں ہو گی اگرچہ وہ اندھیرے میں نماز پڑھے۔

اِس حوالے سے بہارِ شریعت میں ہے:

"سَتْرِ عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر

1 …بہار شریعت، 631/1، مطبوعۃ:مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی اَگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اُس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہو گی"۔1

ماخذ و مراجع

١. كنز الايمان للإمام أحمد رضا خان حنفى (ت: ١٣٤٠ھ)، مطبوعة: مكتبة المدينه

1 ... بہار شریعت، 479/1، مطبوعۃ:مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

۲.تفسیرالنسفی للإمام أبي برکات عبدالله بن أحمد بن محمود النسفي(ت:۷۱۰ھ)،مطبوعة: دارالكلم الطيب،بيروت

۳.تفسیرالظهري،للقاضي محمد ثناءالله العثماني المظهري(ت:۱۲۲۵ھ)،مطبوعة:دار احياء التراث العربي

٤.احكام القرآن للحجة الإسلام إمام أبي بكر أحمد بن على الرازي الجصاص(ت:۱۳۷۰ھ)،مطبوعة:دار احياء التراث العربي،بيروت،لبنان

٥.صحيح البخارى للإمام أبي عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري(ت:۲٥٦ھ)،مطبوعة: مكتبه البشریٰ

٦.صحيح المسلم للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري (ت:۲٦۱ھ)،مطبوعة:دارالتاصيل

۷.سنن ابن ماجه للإمام أبي عبدالله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني (ت:۲۷۳ھ)،مطبوعة:مكتبه البشریٰ

۸.سنن الترمذي للإمام أبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي (ت:۲۷۹ھ)،مطبوعة:دارالتاصيل

۹.سنن أبي داود للإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني(ت:۲۷٥)،مطبوعة:دارالتاصيل

١٠. سنن النسائي للإمام الحافظ أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب ابن علي بن سنان النسائي(ت:٣٠٣ﻫ)،مطبوعة:مكتبه البشریٰ

١١. تاريخ دمشق للإمام الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبةالله بن عبدالله الشافعي المعروف بابن عساكر (ت:٥٧١ﻫ)،مطبوعة:دارالفكر،بيروت

١٢. مجمع الزوائد و منبع الفوائد للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي(ت:٨٠٧ﻫ)،مطبوعة: دارالفكر،بيروت

١٣. كنزالعمال للعلامة علاءالدين المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان(ت:٩٧٥ﻫ)مطبوعة:مؤسسةالرسالة

١٤. تاريخ بغداد للإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي(ت:٤٦٣ﻫ)مطبوعة: دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان

١٥. الترغيب والترهيب للإمام الحافظ عبدالعظيم بن عبدالقوي المنذري(ت:٦٥٦ﻫ)مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان

١٦. البحرالرائق شرح كنزالدقائق للعلامة الشيخ زين الدين بن إبراهيم بن محمد المعروف بأبن نجيم المصري الحنفي(ت:٩٧٠ﻫ)مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان

١٧. البناية شرح الهداية للإمام محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن الحسين

المعروف ببدرالدين العيني الحنفي(ت:٨٥٥)مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان

١٨.الجوهرة النيرة للإمام أبي بكر بن علي الحدادالحنفي(ت:٨٠٠هـ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت

١٩.الاختيار لتعليل المختار للإمام الفقيه المحدث عبدالله بن محمود الموصلي الحنفي(ت:٦٨٣هـ)،مطبوعة:الرسالة العالمية

٢٠.الفتاوي الهندية للعلامة نظام الدين الحنفي(ت:١٠٩٢)،مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان

٢١.ردالمحتار للإمام محمد امين بن عمر عابدين الحنفى(ت:١٢٥٢هـ)،مطبوعة:دارعالم الكتب،الرياض

٢٢.فتاوى مركز تربيت إفتاء للعلامة محمد نظام الدين الحنفي دامت بركاتهم،مطبوعة:فقيه ملت اكيدمي،هند

٢٣.بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع لعلاءالدين أبي بكر بن مسعود بن أحمد الكاساني(ت:٥٨٧هـ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان

٢٤.درالحكام شرح غررالأحكام للعلامة ملا خسرو الحنفي(ت:٨٨٥هـ)،مطبوعة:مير محمد،كتب خانه،آرام باغ

٢٥.بہارشریعت لصدر الشریعه الثالث العلامة امجد علي اعظمي الحنفي(ت:١٣٦٧ﻫ)،مطبوعة:مكتبةالمدينه

٢٦.العطايا النبويه في الفتاوى الرضويه للإمام أحمد رضا خان حنفى(ت:١٣٤٠ﻫ)،مطبوعة:رضا فاونديشن،لاهور

٢٧.حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح للإمام أحمد بن محمد بن إسماعيل الطحطاوي الحنفي(ت:١٢٣١ﻫ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان

٢٨.الفتاوي البزازية أو الجامع الوجيز للعلامة الشيخ محمد بن محمد بن شهاب بن يوسف الكردي البزازي الحنفي(ت:٨٢٧ﻫ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية

٢٩.الدرالمختار للعلامة محمد بن علي بن محمد بن علي بن عبدالرحمن الحصكفي الحنفي(ت:١٠٨٨ﻫ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان

٣٠.عمدة الرعاية على شرح الوقايه للعلامة عبدالحي بن عبد الحليم الحنفي (ت:١٣٠٤ﻫ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية

٣١.مرقاة المفاتيح للعلامة الشيخ علي بن سلطان محمد الهروي الحنفي(ت:١٠١٤ﻫ)،مطبوعة: دارالنوادر،الكويتة

٣٢.مجمع الأنهر للعلامة الفقيه عبدالرحمن بن محمد بن سليمان بن الكليبولي

الحنفي(ت:١٠٧٨ھ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان
٣٣.المواهب الرحمن في مذهب أبي حنيفة النعمان للعلامة برهان الدين أبي إسحاق إبراهيم بن موسى الطرابلسي الحنفي(ت:٩٢٢ھ)،مطبوعة:كتاب،ناشرون،بيروت
٣٤.ملتقي الأبحر للشيخ إبراهيم الحلبي الحنفي(ت:٩٥٦ھ)،مطبوعة:دار البيروتي
٣٥.كنز الدقائق للعلامة إمام أبي بركات عبدالله بن أحمدالنسفي(ت:٧١٠ھ)،مطبوعة:دارالسراج
٣٦.غينة المتملى فى شرح منية المصلى(كبيرى) للشيخ إبراهيم الحلبي الحنفي(ت:٩٥٦ھ)،مطبوعة:دارسعادت